83034 ـ نکاح سے قبل اور بعد میں ساس سے زنا کرنے کے شرعی اثرات

سوال

ایک شادی شدہ عورت کے خاوند نے بیوی کی ماں سے کئی بار زنا کا ارتکاب کیا ہے، بیوی کو معلوم نہیں ہو رہا کہ وہ ماں کے ساتھ کیا کرے اور خاوند کے ساتھ کیا سلوک کرے، وہ ا اس معاملہ سے بہت پریشان ہے اسے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

کسی شخص کو حق نہیں کہ وہ کسی دوسرے پر زنا کے ارتکاب کا دعوی کرے، الا یہ کہ جب تک شرعی طریقہ سے اس کا ثبوت نہ مل جائے اور شرعی طریقہ یہ ہے کہ یا تو وہ خود زنا کا اعتراف کرے، یا پھر چار عادل گواہ زنا ہونے کی گواہی دیں جس نے بھی کسی دوسرے کی طرف بغیر کسی دلیل کے زنا کے ارتکاب کی نسبت کی تو وہ اس پر بہتان لگا رہا ہے جو کہ کبیرہ گناہ ہے، اور ایسا کرنے والے کو حد قذف میں اسی کوڑے لگائے جائینگے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو لوگ پاکدامن مومن عورتوں پر بہتان لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ پیش نہیں کرتے تم انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کبھی بھی گواہی قبول نہ کرو اور یہی فاسق لوگ ہیں مگر وہ جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کریں یقینا اللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے النور (4 ـ 5).

دوم:

اگر سوال کرنے والی کے ہاں وہ کچھ ثابت ہو جو اس نے سوال میں بیان کیا ہے کہ خاوند نے اپنی ساس کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے تو یہ علم میں ہونا چاہیے کہ وہ دونوں اللہ کے عذاب اور ناراضگی کے مستحق ہیں، اور انہیں دنیا میں بھی سزا ہو گا.

عورت کو اس لیے کہ وہ شادی شدہ ہے اور وہ رجم کی مستحق ہے، یعنی پتھر مار مار کر اسے ہلاک کر دیا جائے، اور وہ شخص اگر تو وہ زنا کے وقت شادی شدہ تھا تو اسے بھی رجم کیا جائیگا، اور اگر وہ شادی شدہ نہ تھا، بلکہ اس

نے شادی سے قبل زنا کیا تو اسے ایك سو کوڑے مارے جائینگے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

زانی عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایك کو ایك سو کوڑے مارو، اور تمہیں اللہ کے دین میں ان سے کوئی نرمی نہیں برتنی چاہیے، اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ ان دونوں کو سزا کے وقت مومنوں کا ایك گروہ وہاں موجود ہو النور (2).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ایك شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں آیا اور آ کر کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کر لیا ہے - یعنی اپنی مراد لے رہا تھا - چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا، تو وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اعراض کر کے منہ دوسری طرف کر لیا، اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ گیا، جب اس شخص نے اپنے خلاف چار گواہی دیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا:

کیا تم پاگل ہو ؟ تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں میں پاگل نہیں ہوں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم شادی شدہ ہو ؟ تو اس نے عرض کیا جی ہاں اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسے لے جاؤ اور اسے رجم کر دو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6439) صحیح مسلم حدیث نمبر (1691).

المحصن: اسے کہا جاتا ہے جس کی شادی اور دخول ہو چکا ہو، چاہے شادی کے بعد طلاق ہو جائے یا پھر خاوند یا بیوی فوت ہو چکی ہو.

بلکہ امام احمد - ایك روایت میں - کا کہنا ہے:

ایسا کرنے والے کو ہر حال میں قتل کر دیا جائیگا، یعنی جس نے کسی محرم عورت سے زنا کیا تو اسے قتل کیا جائیگا چاہیے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، اور چاہیے وہ محرم نسب میں سے ہو یا سسرالی محرم یا رضاعت کے اعتبار سے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جابر بن زید اور اسحاق اور ابو ایوب اور ابن ابی خیثمہ کا بھی یہی کہنا ہے " اھـ

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (12 / 341).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر بدکاری محرم کے ساتھ ہو تو یہ تو بالکل انتہائی تباہی ہے، امام احمد وغیرہ کے ہاں ایسا کرنے والے کو ہر حالت میں قتل کیا جائیگا "

دیکھیں: روضۃ المحبین (374).

آیا بیوی کی ماں کے ساتھ زنا کرنے سے بیٹی کے ساتھ نکاح کی حرمت واجب ہوتی ہے یا کہ موجود شدہ نکاح فسخ ہو جائیگا:

اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے اور راجح یہی ہے کہ اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور نہ ہی نکاح فسخ ہوتا ہے.

ہم نے اس مسئلہ کو تفصیل کے ساتھ سوال نمبر (78597) کے جواب میں بیان کیا ہے اس کا مطالعہ کریں.

سوم:

اب بیوی کے ذمہ یہ واجب ہے کہ:

1 - اس معاملہ پر اس وقت تك کوئی احکام یا تصرفات مت بنائے جب تك کہ اس زنا کی قطعی ثبوت نہ مل جائے.

2 - اپنی ماں کو نصیحت کرے - اگر زنا کا دعوی ثابت ہو جائے تو پھر - کہ وہ سچی توبہ کرے، اسے توبہ کی ضرورت ہے.

3 - اگر واقعتا نکاح کے بعد اس کی ماں کے ساتھ زنا ہوا ہے تو اپنے خاوند کو نصیحت کرے کہ وہ اس جرم سے

سچی توبہ کرے، اور اس کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی ماں سے رہائش دور لے جائے، اور ملاقات میں بھی کمی کرے حتی کہ اس فعل میں تکرار نہ ہو سکے، اور اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو طلاق لینے کی کوشش کرے، اور اس کے لیے خاوند سے ساتھ باقی رہنا حلال نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے عفت و عصمت کی مالک مومنہ عورت کا ایک زانی مرد سے نکاح حرام کیا ہے.

ہمیں اس کا قوی ادراک ہے کہ ہماری اس عزیز بہن کو کتنی شدید قسم کی آزمائش کا سامنا ہے، جب کسی بیوی کا خاوند زنا کا مرتکب ہوتا ہے تو عورت کو کتنی تکلیف ہوتی ہے اور اس پر یہ چیز کتنی شاق گزرتی ہے!!

اور اس سے بھی زیادہ تکلیف تو اس وقت ہوتی ہے اور دل اور نفس غیض و غضب کاہزار بار شکار ہوتا ہے جب زنا بیوی کی ماں سے کیا جائے!! تو پھر اس کی ماں سے زنا کرنے والا اس کا اپنا محبوب خاوند ہو یہ بہت بڑی آزمائش اور تکلیف دہ چیز ہے .

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس کے غم اور تکلیف کو دور کرے، اور اسے صبر و حکمت عطا فرمائے.

اور ہم یہ نصیحت کرتے ہیں کہ - وہ اپنی زندگی کے بارہ میں کوئی بڑا فیصلہ کرنے سے قبل - اس کے انجام کے بارہ میں ا چھی طرح غور و فکر کر لے:

جب وہ اپنے خاوند سے علیحدگی کا فیصلہ کرے گی تو اس وقت ممکن ہے وہ گھر میں اپنی ماں کے ساتھ رہے، اور اسی ماں نے یہ سب کچھ کیا ہے، اور پھر اس کے گھر کی خرابی و تباہی اس کے ہاتھ پر ہو؟!

ہمارے خیال میں - اگر اس کے پاس کو اچھا اور مناسب ٹھکانہ اور شرعی محرم نہ ہو جو اس کی دیکھ بھال کرے اور اس کی حالت سنوارے - تو اس کا اپنے خاوند کے ساتھ ہی رہنا مناسب ہے، اور وہ خاوند کو توبہ کرنے کی نصیحت کرتی رہے، اور پھر اس پر استقامت طلاق لینے اور ماں کے گھر میں ماں کے ساتھ رہنے سے آسان و بہتر ہے!!

ہماری اس عزیز بہن کو فیصلہ کرنے سے قبل نتائج کا موازنہ ضرور کرنا چاہیے، اور پھر ایک شر دوسرے سے کم اور آسان ہوتا ہے!!

واللہ اعلم .